Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم۔ پنجشنبہ

فی پرچہ ۱/-

۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۷ صلح ۱۳۳۱ ھ ش ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج زیادہ خراب ہے۔ معدہ کے تشنج سے سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:

لاہور ۱۶ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج دل میں کمزوری زیادہ ہے۔ نیز سانس کی تکلیف کے ساتھ ساتھ ٹمپریچر بھی ۹۹ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں:

گفتگوئے مصالحت شروع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے برطانوی فوجیں نہر سویز کا علاقہ خالی کر دیں

برطانی مصری جھگڑا طے کرانے کے سلسلے میں مصر نے شاہ ابن سعود کی پیشکش کا جواب ارسال کر دیا

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ حجاز کے والی شاہ ابن سعود نے برطانی مصری جھگڑا طے کرانے کے سلسلے میں ثالث بننے کی جو پیشکش کی تھی۔ حکومت مصر نے اس کا جواب ارسال کر دیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ مصر اس بات پر زور دے رہا ہے کہ گفتگو شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ برطانی فوجیں نہر سویز کا علاقہ خالی کر دیں۔ نیز یہ کہ مصر کے ساتھ سوڈان کے الحاق کا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد و غیر جانبدار استصواب رائے کا انتظام کیا جائے۔ گویا مصر مشرق وسطیٰ کے دفاع اور اس سے متعلقہ مسائل کے بارے میں اس وقت تک گفت و شنید جاری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب تک کہ برطانوی فوجیں مصر کی سرزمین سے نہ چلی جائیں۔ قاہرہ کے برطانی سفارت خانے نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ برطانی مصری جھگڑا طے کرانے کے سلسلہ میں شاہ ابن سعود نے سرکاری طور پر برطانیہ کے ساتھ بات چیت شروع بھی کر دی ہے۔ آج علاقہ سویز کے گاؤں الجزا میں جب برطانوی فوجیں داخل ہوئیں تو برطانوی سپاہیوں اور مصریوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔ برطانیہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر کا کہنا ہے کہ مصری پولیس بھی مقابلہ کرنے والے شہریوں کی امداد کر رہی تھی۔ اس جھڑپ میں دو مصری ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

پاکستان میں سب سے بڑے اور جدید ترین سرد خانہ کا افتتاح

پشاور ۱۶ جنوری۔ سرحد کے گورنر ہز ایکسی لنسی خواجہ شہاب الدین نے آج تیسرے پہر یہاں سب سے بڑے اور جدید ترین سرد خانہ کا افتتاح کیا۔ اس سرد خانہ میں ۲۴ ہزار ٹن چیزیں محفوظ رکھی جا سکتی ہیں۔ پاکستان میں یہ اپنی قسم کا پہلا سرد خانہ ہے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے گورنر سرحد نے کہا گزشتہ چار سال سے ان علاقوں میں تعمیر و ترقی کا کام زور و شور سے ہو رہا ہے۔ جنہیں تقسیم سے قبل بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ بالخصوص سرحد میں تو کوئی ایک صنعت بھی قائم نہیں کی گئی تھی آج قیام پاکستان کی بدولت سرحد میں ہر طرف تعمیری منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

تیل صاف کرنے کا نیا کارخانہ

کینبرا ۱۶ جنوری۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی مغربی آسٹریلیا میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ جس میں مشرق وسطیٰ کا ۳۰ لاکھ ٹن تیل صاف کیا جا سکے گا۔ اس کارخانہ کی تعمیر عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ خیال ہے کہ اس کی تکمیل میں تین چار سال کا عرصہ لگے گا۔

کمیونسٹوں کا الزام ایک حد تک صحیح ہے

ٹوکیو ۱۶ جنوری۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی کمان نے یہ بات مان لی ہے۔ کہ ان کا ایک جہاز کن ڈونگ کے علاقہ میں گیا تھا جہاں جنگی قیدیوں کا کیمپ ہے۔ یاد رہے۔ کمیونسٹوں نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے ہوائی جہاز نے اس علاقے پر بمباری کی تھی۔ جس کی وجہ سے بیس آدمی ہلاک ہوئے۔ اقوام متحدہ کے افسران اس الزام کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ادھر اقوام متحدہ کی کمان نے الزام لگایا ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے قیدیوں کے کیمپ ایسے علاقے میں بنائے ہیں جہاں حملے کا خطرہ ہے۔ یہ چیز معاہدۂ جنیوا کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

اسرائیل کے ساتھ تعاون کی سزا

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب حکومتیں ایسے قانون بنانے پر غور کر رہی ہیں کہ جن کے تحت اسرائیل سے تعاون کرنے والوں کو سخت ترین سزائیں دی جا سکیں

دس ہزار ایکڑ زمین قابل کاشت بنالی گئی

کوئٹہ ۱۶ جنوری۔ بلوچستان میں ۱۰ ہزار ایکڑ سے زیادہ نئی زمین کو قابل کاشت بنایا گیا ہے۔ اس زمین کو سیراب کرنے کے لئے نالے کھودے گئے ہیں تاکہ سیلاب۔ کاریز کا ہوا پانی استعمال میں لایا جا سکے۔

مسٹر ایڈن واپس لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۶ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن امریکہ اور کینیڈا میں پندرہ دن قیام کرنے کے بعد آج لنڈن واپس پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ اور ان کے ساتھی مفصل سمجھوتے کرنے کی غرض سے امریکہ نہیں گئے تھے۔ انہوں نے وہاں اہم بین الاقوامی معاملات کے بارے میں صدر ٹرومین اور دوسرے امریکی حکام کے ساتھ صرف دوستانہ بات چیت کی انہوں نے مزید بتایا کہ بہت سی باتوں میں دونوں کے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ اور اب دونوں امن عالم کے سلسلے میں پہلے سے زیادہ کامیابی کے ساتھ کام کر سکیں گے۔

مصر میں ولی عہد مملکت کی پیدائش

ولادت کی خوشی میں ۱۰۱ توپیں سر کی گئیں

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ مصر کے شاہ فاروق کے ہاں ملکہ نریمان صادق کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود شہزادہ شاہ فاروق کا ولیعہد ہے۔ آج ولادت کا اعلان کرنے کے لئے قاہرہ۔ اسکندریہ اور پورٹ سعید میں ایک سو ایک توپیں سر کی گئیں شاہزادے کا نام اپنے دادا کے نام پر احمد فواد رکھا گیا ہے۔

ایران میں قونصل خانے بند کرنے کے خلاف برطانیہ کا احتجاج

تہران ۱۶ جنوری۔ حکومت ایران نے پچھلے دنوں ایران میں برطانی قونصل خانے بند کرنے کے احکامات جاری کئے تھے۔ برطانیہ نے حکومت ایران کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ برطانوی سفیر مقیم تہران نے آج برطانیہ کا احتجاجی مراسلہ حکومت ایران کے حوالے کیا۔ مراسلہ میں اس الزام کی تردید کی گئی ہے۔ کہ برطانوی سفارت خانے ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے تھے۔

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر آج بحث ہو گی

پیرس ۱۶ جنوری۔ سلامتی کونسل ڈاکٹر گراہم کی دوسری رپورٹ پر کل بحث شروع کر رہی ہے۔ خیال ہے کہ کونسل جنرل اسمبلی کا چھٹا اجلاس ختم ہونے کے بعد بھی مسئلہ کشمیر پر بحث جاری رکھے گی۔ جنرل اسمبلی کا اجلاس آئندہ مہینے کی ۹ تاریخ کو ختم ہونے والا ہے۔

روس کی طرف سے جاپان کی اتحادی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ

پیرس ۱۶ جنوری۔ جاپان کے معاملات پر غور کرنے کے لئے جو اتحادی کونسل مقرر ہے۔ روس نے اس کا ایک خاص اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس اجلاس میں جاپان کے بجٹ بابت ۱۹۵۲ء پر غور ہو گا۔ بجٹ میں جنگی مقاصد کے لئے جو رقوم رکھی گئی ہیں روس انہیں خاص طور پر زیر بحث لانا چاہتا ہے۔

پاکستان کے متعلق جرمن تصنیف

ہمبرگ ۱۶ جنوری۔ جرمنی کا اقتصادی تحقیقات کا ادارہ پاکستانی معیشت کے بارے میں ایک کتاب شائع کر رہا ہے۔ کتاب کا مصنف حالات کا جائزہ لینے کے لئے عنقریب کراچی آنے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا جائے گا:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اسلام کا روشن مستقبل احمدیت سے ہی وابستہ ہے

اخبار ”السلام“ بغداد کے ایڈیٹر کا اعتراف

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف مختلف اوقات میں مختلف لوگوں نے کیا ہے۔ جن میں اپنے بھی تھے اور بیگانے بھی۔ مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔ مگر جیسا کہ پہلے لوگوں نے اپنے اپنے زمانہ میں اس جماعت کی سرگرمیوں سے متاثر ہوکر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اس وقت بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ماحول سے متاثر ہوئے بغیر حق بات کے اظہار سے نہیں ڈرتے۔ اور ایسے ہی لوگوں میں سے ایک صاحب الحاج عبدالوہاب صاحب عسکری ہیں۔ آپ اخبار ”السلام بغداد“ کے مالک اور ایڈیٹر ہیں۔ گزشتہ سال عراق اور عمان کی طرف سے نمائندہ ہوکر مؤتمر اسلامی کے اجلاس کراچی میں شامل ہوئے تھے۔ واپس پہونچ کر آپ نے ایک کتاب عربی زبان میں لکھی جس کا نام ”مشاھداتی تحت سماء الشرق“ ہے اس کتاب کے صفحہ ۱۳۳ سے صفحہ ۱۴۰ تک کے صفحات میں آپ نے جماعت احمدیہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جس کے چیدہ چیدہ حصے احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں

آپ فرماتے ہیں کہ:۔

”جماعت احمدیہ کی دوسرے مسلمانوں کی طرح مساجد ہیں جن میں وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں اور عام مسلمانوں کی طرح ہی روزے رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

انہوں نے دینِ اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ ان کے باقاعدہ حلقے ہیں۔ جن میں اساتذہ اور علماء باقاعدہ طور پر دورے کرتے رہتے ہیں۔“

آگے چلکر تبلیغ کا ذکر کرتے ہیں اور یوں رقمطراز ہیں کہ:۔

”یہ لوگ اعلائے کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں سے محکمہ تبشیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ نیز وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں۔ اور یہی وہ سنت ناطقہ ہے۔ جس کو لے کر وہ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں۔“

اس سے آگے مصنف مذکور بے اختیار ہوکر یہ الفاظ لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ:۔

”لا شك ان الاسلام مستقبلٌ باھرٌ علٰی یدھم“

ترجمہ۔ ”بے شک اسلام کا روشن اور درخشاں مستقبل انہی سے وابستہ ہے“۔

(مرزا محمد حیات تاثیر لائبریرین حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ)

اعلانِ سزا

مرزا محمد دین سابق درویش سکنہ چوکنانوالی ڈاک خانہ کنجاہ ضلع گجرات قادیان میں نشوز اور فتنہ کا موجب ہیں۔ اور قادیان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر پرمٹ کے قادیان بھی گئے ہیں لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ قادیان کی جماعت کے جس فرد کو یہ ملیں۔ اس کا فرض ہے کہ فوراً انہیں پولیس کے حوالہ کرے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

الفضل کے ذریعہ بہنوں کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جماعت کے مردوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر ایک مختصر سا تعلیمی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نصاب ماہ جنوری میں ختم کرنا ہوگا۔ تمام لجنات کی عہدداروں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی لجنات میں مقرر کردہ نصاب ختم کروائیں۔ اور فروری کے پہلے ہفتہ میں امتحان لے کر دفتر لجنہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ نظارت تعلیم و تربیت میں رپورٹ دی جا سکے۔

نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) کلمہ طیبہ معہ ترجمہ اور عقائد اسلام

(۲) نماز سادہ اور نماز باترجمہ

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد

دوستوں کو علم ہے کہ صیغہ نشر و اشاعت مشروط بآمد صیغہ ہے۔ احباب جماعت کی مالی امداد حاصل کر کے ٹریکٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ اس وقت بعض ایسے نہائت اہم مضامین ہیں۔ جن کی بکثرت اور فوری اشاعت ضروری ہے۔ ان کی اشاعت کے لئے دوستوں کی مالی امداد کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر صیغہ نشر و اشاعت کی فراخ دلی سے مالی امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

گزشتہ مہینوں میں جن دوستوں نے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ اس صیغہ کی امداد فرمائی ہے۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا دوسرے دوستوں کو بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اللہ میاں توفیق عطا کرے

(مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

نمبر	نام	رقم
(۱)	محمد حنیف صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ	۱۰ روپے
(۲)	منصور احمد صاحب بٹ " "	۵ "
(۳)	محمود صاحب لاڑکانہ شہر	۱ "
(۴)	میاں فیروز الدین صاحب "	۱ "
(۵)	میاں عبدالکریم صاحب "	۵ "
(۶)	مبشر احمد صاحب ابن غلام احمد صاحب فرخ کنڈیرو سندھ	۱ "
(۷)	شیخ غلام رسول صاحب کنڈیرو سندھ	۳ "
(۸)	محمد شریف صاحب و برادران تاجر کنڈیرو "	۳ "
(۹)	عبدالسمیع عبدالغفور صاحبان "	۲ "
(۱۰)	سید عزیز الرحمٰن صاحب آف سفوری "	۱ "
(۱۱)	عبدالسلام صاحب صادق "	۱ "
(۱۲)	چوہدری فضل دین صاحب، مولوی رحمت علی صاحب "	۱ "
(۱۳)	چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب "	۳ "
(۱۴)	سید عمر شاہ صاحب "	۳ "
(۱۵)	مولا بخش صاحب "	۲ "
(۱۶)	احمد جان صاحب	۱ "
(۱۷)	نور احمد۔ غلام احمد۔ فضل شاہ صاحبان کنڈیرو سندھ	۱ روپیہ
(۱۸)	مرزا صالح علی صاحب " "	۵ "
(۱۹)	مرزا محمد فہیم صاحب " "	۲ "
(۲۰)	بابو محمد شفیع صاحب " "	۱ "
(۲۱)	مستری عبداللطیف صاحب " "	۱ "
(۲۲)	شیخ منصور احمد صاحب " "	۱ "
(۲۳)	عبدالرشید صاحب شر شکارپور	۱ "
(۲۴)	میاں محمد یوسف صاحب سکھر	۵ "
(۲۵)	صوفی محمد رفیع صاحب "	۵ "
(۲۶)	نصیر احمد صاحب "	۱ "
(۲۷)	سید عبدالعزیز صاحب جیکب آباد	۱ "
(۲۸)	شیخ فضل حق صاحب "	۱ "
(۲۹)	چوہدری عبدالرشید صاحب "	۱ "
(۳۰)	ملک سردار خان صاحب ملک بشیر احمد صاحبان سندھ	۲ "
(۳۱)	محمد اسلم صاحب سندھ	۱ "
(۳۲)	حکیم مولوی عبدالرحمٰن صاحب لنڈ کوٹ۔ ضلع جیکب آباد سندھ	۱۰ "

لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔ اے پاس ہو۔ بی۔ اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائے گا تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل کے لئے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت

ادارہ الفضل میں ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ گریجوایٹ انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے اور اخباری تجربہ رکھنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب قواعد انجمن دی جائے گی امیدوار نقول سرٹیفکیٹ جو واپس نہیں ہوں گی لوکل امیر جماعت کی تصدیق سے درخواست بنام ایڈیٹر الفضل ارسال کریں۔

ضروری اعلان

ایک رسید بک نمبر ۱۲۹۳ جو کہ جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کو تقسیم کی گئی تھی۔ ان کی اطلاع ہے کہ اس رسید بک کی ایک صد رسیدات میں سے چورانوے رسیدات کاٹی ہوئی ہیں۔ اور چھ رسیدات خالی ہیں گم ہو گئی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس نمبر کی رسید بک پر کسی کو چندہ نہ دیا جائے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو دفتر ہذا کو پہنچا دے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

مسئلہ کشمیر

اس وقت تمام اسلامی دنیا ایک نہایت ہی اضطراب کے دور میں سے گذر رہی ہے۔ گذشتہ چند صدیوں سے جو جمود مسلمان اقوام پر چھایا رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جس طرح وہ غلامی کی زندگی بسر کرتی رہی ہیں۔ اب اس جمود میں کچھ حرکت اور اس غلامی کا جوا کندھوں سے اتارنے کی خواہش بڑے زور سے دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال رہا۔ اور ان اقوام نے عقلمندی اور ہمت و استقلال سے کام لیا۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں جب یہ اقوام پھر اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر لیں گی۔

دوسری طرف ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ سامراجی طاقتیں بھی اسلامی دنیا کی اس بیداری کو روکنے کے لئے اپنا پورا پورا زور خرچ کر رہی ہیں۔ اور اپنا چنگل ڈھیلا کرنے کی بجائے اور بھی سخت کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ مراکو سے لے کر کشمیر تک اور انڈونیشیا سے لے کر ایران تک کشمکش کا ایک طوفان برپا ہے۔ کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلامی دنیا کے سر سے پاؤں تک تمام رگوں میں خون حرکت میں آ چکا ہے۔

پاکستان اگرچہ ایک نوزائیدہ اسلامی مملکت ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اسلامی دنیا کی موجودہ کشمکش میں اسکی ذمہ داریاں دیگر تمام ممالک سے بہت زیادہ ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ برصغیر ہند کے مسلمان اسلامی ممالک کی بہبودی میں شروع ہی سے دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اور حتی الوسع ان کے مصائب میں ان کی امداد کرتے رہے ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں جبکہ پاکستان معرض وجود میں آ چکا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اپنی ان ذمہ داریوں کو اپنی طاقت کی وسعت تک انشاء اللہ ضرور نباہے گا۔

پاکستان کے لئے اس ضمن میں جو اس وقت بڑا اور اہم ترین مسئلہ درپیش ہے۔ وہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ کشمیر مسلمہ طور پر ایک اسلامی ملک ہے۔ اور پاکستان کا ہی دراصل ایک حصہ ہے۔ اس لئے وہ جتنا بھی کشمیر کی آزادی کے لئے زور صرف کرے۔ تھوڑا ہے۔

ہمیں اس بات کی خوشی ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں ۱۵ر جنوری کو کشمیر کے متعلق ایک اہم قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں مسئلہ کشمیر کے پرامن اور منصفانہ حل میں غیر معمولی تاخیر پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور مرکزی حکومت پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کے حل میں تاخیر کی وجہ سے نئی پیدا شدہ صورتِ حال پر فوری توجہ دے۔ کیونکہ یہ تاخیر برصغیر کے امن کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے امن کے لئے نہایت خطرہ کا باعث ہے۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں محمد ممتاز خاں دولتانہ نے قرارداد کے حق میں تقریر کرتے ہوئے درست کہا ہو کہ

اگرچہ عام طور پر صوبائی اسمبلی میں ان امور پر بحث نہیں کی جاتی۔ جو اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں لیکن اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر گورنر پنجاب نے خاص طور پر یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی اس مسئلہ کا پنجاب پر براہِ راست اثر پڑ رہا ہے۔ کشمیر پر پاکستان کے دعوے کے دو بنیادی سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان کو آزادی سے محبت ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہے۔ وہ دنیا کے کسی حصہ میں غلامی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ ہر جگہ امن و آزادی کا دور دورہ چاہتا ہے۔ چونکہ وہ خود اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہے۔ اس لئے وہ بالخصوص دنیا کے کسی حصہ میں بھی مسلمانوں کی آزادی خطرے میں نہیں دیکھ سکتا۔ وہ اس کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اسی طرح جدوجہد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جس طرح وہ آزادیٔ کشمیر کے سلسلہ میں کر رہا ہے۔ ہم سب کو اور خاصکر مسلمانوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایران کے ساتھ بھی ہمیں ہمدردی ہے۔ اور مصر کی قومی امنگوں کے پورا ہونے کے بھی ہم دل سے خواہشمند ہیں۔

مسئلہ کشمیر کے حل میں جو تاخیر ہو رہی ہے۔ یہ واقعی نہایت تشویش انگیز ہے اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اگرچہ مرکزی حکومت پہلے ہی اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ اور حتی الوسع اس کے جلد از جلد حل کے لئے پوری پوری کوشش کر رہی ہے۔ پنجاب اسمبلی کی یہ آواز بے محل نہیں سمجھی جائے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ تعویق اور تاخیر براہِ راست پنجاب پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اور اس لئے پنجاب اسمبلی اس کا پُرزور طریق سے اظہار کرنے میں حق بجانب ہے۔

کشمیر کا مسئلہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ اسلامی ممالک کی موجودہ کشمکش کا ہی ایک اہم حصہ ہے۔ اور اس کا منصفانہ حل یقیناً ساری دنیائے اسلام کے لئے باعث اطمینان ہے۔ اس لئے نہ صرف پاکستان کی مرکزی حکومت کو بلکہ تمام اسلامی ممالک کو چاہیئے۔ کہ اسکی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس کے منصفانہ اور جلد از جلد حل کے لئے پورا پورا زور لگا دیں۔

مجرد عقیدہ

سہ روزہ "کوثر" مودودی صاحب کے ترجمان نے حضرت امیر المؤمنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک عبارت سے اپنی الٹی سمجھ کے مطابق یہ عجیب نتیجہ نکالا ہے۔ کہ نفس ارتداد کی سزا قتل تسلیم کر لی گئی ہے۔ ہم نے ۱۴ اور ۱۵ر جنوری کے الفضل میں حضور کی اصل عبارت پیش کر کے اچھی طرح واضح کر دیا تھا۔ کہ ان الفاظ سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو کوثر کے مدیر محترم کے افسانہ طراز دماغ نے سوچا ہے۔ مگر مدیر محترم ابھی تک انگلستان کے مشہور ادیب گولڈسمتھ کے سکول ماسٹر کی طرح شکست کھا کر بھی بحث کئے چلے جا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"سوال ہے عزل خلیفہ کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے تلوار میان سے باہر نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھ دیا۔ بغاوت اور خروج کے مجرم کے واجب القتل ہونے میں تو اختلاف ہی نہیں۔ سوال ہے۔ مجرد عقیدے کی وجہ سے کسی کا واجب القتل ہونا۔ اگر عزل خلیفہ کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قادیانی امام کے نزدیک خارجی واجب القتل ہو گئے تھے اور وہ قادیانی بھی اب واجب القتل ہیں۔ جو عزل خلفاء کا عقیدہ رکھتے ہیں تو وہ شخص تو بدرجہ اولیٰ واجب القتل ہے۔ جو خلیفہ کو معزول کرنے کا عقیدہ رکھتا تو درکنار اللہ تعالےٰ اس کے رسول مقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے دین پر مبنی اسلامی ریاست کے نظام ہی کا قلادہ اپنی گردن سے اتار دیتا ہے۔ جن کی خدمت اور چاکری پر خلیفہ مامور ہے۔" (سہ روزہ کوثر ۱۳ر جنوری ۵۲ء)

ہم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اصل عبارت پھر یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ مودودی صاحب کے تمام فریب خوردگان کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپ کے ترجمان اور تحریک اقامت دین کے نقیب و داعی کی سمجھ کا طول و عرض کیا ہے۔ فہو ھذا:۔

"سنی اور خارجی کے جھگڑے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ اگر خلیفۂ اسلام معزول ہو سکتا تھا۔ تو یقیناً حضرت علی رضؓ مجرم ہیں۔ کیونکہ ان کی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہہ دیا تھا۔ کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ "قدوسی" کی روح کو خوش کرنے کے لئے حضرت علی رضؓ خلافت چھوڑ دیتے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھ دیا اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا۔ وہ تو وہی بات کرتے تھے۔ جس کا قرآن نے انہیں حق دیا تھا۔ جب ایک مسلمان کا قتل بھی دوزخی بنا دیتا ہے۔ تو کیا کہیں گے قدوسی صاحب حضرت علی رضؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار مسلمان کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا" (الفضل ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۱ء)

اب بتایا جائے۔ کہ اس عبارت سے کہاں یہ نکلتا ہے کہ ارتداد کی وجہ سے حضرت علی رضؓ نے ہزاروں ہزار خارجی قتل کر دیئے تھے۔

حضرت علی رضؓ نے خوارج سے جو جنگ کی تھی۔ وہ اس لئے نہیں کی تھی۔ کہ خوارج نے اسلام کو ترک کر دیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ مسلمان رہتے ہوئے اسلام کے ایک اصول کو توڑ رہے تھے۔ فرض کیجئے ایک ملک کی بادشاہت وراثت سے پہنچتی ہے۔ اگر بادشاہ کے مرنے پر اس کا حقیقی بیٹا تخت نشین ہو۔ اور کوئی آدمی یہ عقیدہ رکھے۔ کہ وہ جائز بادشاہ نہیں۔ تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا؟ قانوناً وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ لیکن اگر وراثت کا اصول نہ ہو۔ تو قانوناً ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کوئی سزا نہیں ملے گی۔ کیونکہ وہ کوئی قانون نہیں توڑتا۔ سزا مسلمہ اصول قانون کو توڑنے کی ملتی ہے۔ اور چونکہ ایسا عقیدہ ملکی حکومت کے متعلق ہوتا ہے۔ جس سے ملک میں فتنہ و فساد پھیلتا ہے۔ اس لئے حکومت سزا دے سکتی ہے۔ لیکن ترک اسلام کسی حکومت کے قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اس کی حیثیت وہی ہوتی ہے۔ جو پیدائشی کافر کی ہوتی ہے۔ پیدائشی کافر کی مثال سے ثابت ہے۔ کہ حکومت کے قانون کی خلاف ورزی اور انکار اسلام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (باقی)

یہ فونٹین پن کس کا ہے؟

دفتر لجنہ اماء اللہ میں ایک گم شدہ قلم آیا ہوا ہے۔ قدرے ٹوٹا ہوا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتلا کر حاصل کر سکتا ہے۔ (منتظم انکوائری)

ولادت مورخہ ۷ر جنوری ۵۲ء کو خدا تعالیٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا الحمد للہ۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسکی عمر میں برکت دے۔ نیک اور دین کا سچا جان نثار سپاہی بنائے۔

(سلطان احمد ہیڈ ماسٹر سکول ... ربوہ)

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کیا ہے۔ اور اس سے کیا ملتا ہے؟

(مرتبہ: سید احمد حسین صاحب مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ مبارک سے اس مضمون کو شروع کرکے آپ ہی کے الفاظ مبارک پر ختم کرتا ہوں۔

دعا کیا ہے؟ سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اُٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے سو دعا ہاتف نازک امر ہے۔ اور اس کے لئے شرط ہے۔ کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہوجائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے۔ اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیرخوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اُتار دیتا ہے۔

ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے (۱۱ اگست ۱۸۹۹ء)

دعا کی فلاسفی دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے۔ اور چیختا ہے۔ تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام تک نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے۔ کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کرلیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ عموماً ہر ایک ماں کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے۔ کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں۔ لیکن جونہی بچے کی دردناک چیخ کان میں پہنچی۔ فوراً دودھ اُتر آیا۔ جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو۔ تو اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے۔ اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں نظر آتا ہے۔ میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا۔ کہ دیکھا ہے۔

(ملفوظات صفحہ ۱۹۰)

دعا کا اصول دعا کا اصول یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قبولِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں۔ اور وہ چاہتی ہے۔ کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں۔ اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارا مانگیں۔ تو کیا ماں باوجود سچی محبت دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی۔ کہ اس کا بچہ آگ کا انگارا لے کر ہاتھ جلالے۔ یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابت دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں:۔ (ملفوظات جلد اول ص ۲۳۲)

دعا سے کیا ملتا ہے اگر دعا نہ ہوتی۔ تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص ۲۰۸)

دعا کرنے سے پہلے لازم ہے اپنے اعتقاد۔ اعمال میں نظر کریں یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا۔ وہ دعا نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنے اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد۔ اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔ کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہوتا ہے۔

مانگنا بندے کا اور استجابت خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے ادعونی استجب لکم کوئی لفاظی نہیں۔ بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے۔ اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔

قبولیت دعا کی شرائط قبولِ دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کی غنائی ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے۔ تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے۔ تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہوجاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہوجاتا ہے۔

قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں! قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں۔ اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونہ بھیجتا ہے۔ اسی لئے اُس نے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا تعلیم فرمائی۔ یہ خدا تعالیٰ کا منشاء اور قانون ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے۔ اهدنا الصراط المستقیم سے پایا جاتا ہے۔ کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بظاہر تو اشارہ النص کے طور پر اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ صراط المستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے۔ لیکن اس کے سر پر ایاک نعبد وایاک نستعین بتا رہا ہے۔ کہ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ یعنی صراط مستقیم کے منازل کے لئے قویٰ سلیم سے کام لے کر استعانت الٰہی کو مانگنا چاہیئے پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے۔ جو اس کو چھوڑتا ہے۔ وہ کافر نعمت ہے۔ دیکھو یہ زبان جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور عروق و اعصاب سے اس کو بنایا ہے۔ اگر ایسی نہ ہوتی۔ تو ہم بول نہ سکتے ایسی زبان دعا کے لئے عطا کی۔ جو قلب کے خیالات اور ارادوں کو ظاہر کرسکے۔ اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں۔ تو ہماری شوربختی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں۔ اگر وہ زبان کو لگ جائیں۔ تو وہ یک دفعہ ہی کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ یہ رحیمیت ہے۔ ایسا ہی قلب میں خشوع و خضوع کی حالت رکھی ہے۔ اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں ودیعت کی ہیں۔ پس یاد رکھو! اگر ہم ان قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں۔ تو یہ دعا کچھ بھی مفید اور کارگر نہ ہوگی۔ کیونکہ جب پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا۔ تو دوسرے سے کیا نفع اُٹھائیں گے

(ملفوظات جلد اول ص ۱۱۸-۱۱۹)

قبولیت میں توقف کامیابی ہے یہ یاد رکھو! کہ دعا کے لئے اگر جلدی جواب مل جائے۔ تو عموماً اچھا نہیں ہوتا۔ پس دعا کرتے ناامید نہ ہو۔ دعا میں جس قدر دیر ہو۔ اور اسی کا بظاہر کوئی جواب نہ ملے۔ تو خوش ہو کر سجدہ ہائے شکر بجالاؤ۔ کیونکہ اس میں بہتری اور بھلائی ہے۔ توقف کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔

(ملفوظات ص ۲۲۹)

دعا کیلئے اسباب ضروری ہیں اسنودہ دعا جس کے لئے ادعونی استجب لکم فرمایا ہے۔ اس کے لئے بھی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں۔ تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے یہ ایک غلط فہمی ہے۔ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا۔ اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔

(ملفوظات ص ۱۶۱)

دعائیہ کلمات اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہوجاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہوجائے۔ میں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو رحم فرما۔ اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا۔ کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

(الحکم جلد (۲) ع۱ صفحہ ۹ پرچہ ۲۰ فروری ۱۸۹۸ء)

مسلمانوں کے ذاتی اقتدار کی علامات

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ
وہ لوگ کہ اگر طاقت دیں ہم انہیں زمین میں تو قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ
اور حکم دیں بھلی بات کا اور منع کریں ناپسندیدہ بات سے اور اللہ کے لئے ہی انجام تمام امور کا

(سورۃ حج رکوع ۶)

زکوٰۃ کی تمام رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت مستحقین میں تقسیم ہوسکیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ کی تفصیل

مرکز میں جس قدر چندہ کی رقمیں آتی ہیں۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصول کرتے ہیں۔ جس کے بعد وہ انہیں اُس تفصیل کے مطابق داخل خزانہ کرتے ہیں جو چندہ بھجوانے والے احباب رقم کے ساتھ بھجواتے ہیں۔ اگر چندہ کی رقم کے ساتھ اس کی تفصیل نہ ہو تو تفصیل آنے تک رقم مذکورہ تفصیل میں بطور امانت رہے گی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ رقوم بھجواتے وقت ان کی تفصیل ساتھ بھجوا دیا کریں۔ تاکہ مرسلہ رقوم بروقت داخل خزانہ ہوسکیں۔

(ناظر بیت المال)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے دو دور

اصحاب کہف کی غاروں اور آثار قدیمہ سے ملنے والی ایک اہم شہادت

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور

(منقول از رسالہ الفرقان احمد نگر ماہ نومبر)

(۳)

آثار قدیمہ کی شہادت

اس تاریخی صداقت کی تصدیق کہ حضرت مسیح ناصری کی زندگی کے دو دور ہیں اور آپ نے بہت لمبی عمر پائی۔ اصحاب کہف کی غاروں اور آثار قدیمہ سے ملنے والی آپ کی تصاویر سے بھی ہوتی ہے۔ ان تصاویر پر ایک نظر ڈالئے جہاں آپ کو حضرت مسیح ناصری کے بچپن اور جوانی کی تصاویر ملیں گی وہاں آپ کی دوسری تصاویر میں بڑھاپے کے خدوخال اور نقوش بھی آپ کو حیران کئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور پھر خصوصیت یہ کہ بڑھاپے کی قدیم تصاویر بلحاظ خدوخال آپس میں مشابہ ہیں۔ حالانکہ وہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی آخری حصہ عمر کے نقوش محفوظ کئے گئے جو کہ آپ کے متبعین کے ذریعہ مشرق و مغرب میں پھیلے۔ بڑھاپے کی یہ سب تصاویر دوسری صدی مسیحی سے تعلق رکھتی ہیں ان کا ابتدائی عیسائیوں کی تحویل میں رہنا ثابت ہے لیکن اس صدی کے بعد جو تصاویر بنائی گئیں وہ سب کی سب آپ کی جوانی یا بچپن کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان کے نقوش اور خدوخال مذکورہ قدیم تصویروں سے بالکل نہیں ملتے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد کی تصاویر فرضی ہیں۔

حضرت مسیح ناصریؑ کی قدیم تصاویر

یہ تصاویر ۱۹۴۷ء کی انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں شائع شدہ موجود ہیں اس کتاب میں یسوع مسیح Jesus Christ پر جو مقالہ درج ہے اس کے شروع میں ایک آرٹ پیپر پر حضرت مسیح علیہ السلام کی ابتدائی صدی سے لے کر سترھویں صدی تک کی تصاویر دی گئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی مسیحی تک کی تصاویر زیادہ تر آپ کے بڑھاپے کی عمر کو ظاہر کرتی ہیں لیکن اس کے بعد کی تصاویر سب کی سب صرف آپ کے بچپن یا جوانی کے نقوش پیش کرتی ہیں۔ اس تفاوت سے ظاہر ہے کہ جب تک نصاریٰ اس تاریخی حقیقت پر قائم رہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصریؑ آسمان پر نہیں گئے بلکہ ابھی دنیا میں بڑھاپے کی عمر تک پہنچے اس وقت تک آپ کی بنائی ہوئی زیادہ تر تصاویر میں بڑھاپے کے نقوش نمایاں کئے گئے اور جب عیسائیوں کے عقیدہ میں تبدیلی واقع ہو گئی اور وہ یہ ماننے لگے کہ آپ عین جوانی میں یعنی ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے تو مصوّر کا قلم حرکت میں آیا اور بڑھاپے کے نقوش عنفوانِ شباب کی جھلکیوں میں بدل دئیے گئے

اب آئیے ہم آپ کو عصرِ حاضر کی مستند ترین اور عظیم کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی شائع کردہ مذکورہ تصاویر سے روشناس کرائیں۔

پہلی تصویر

اس کتاب میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ایک تصویر دی گئی ہے جو کہ روم کے "کیٹاکومب" یعنے اصحاب کہف کی غاروں سے دستیاب ہوئی یہ تصویر پتھر یا شیشے کے چھوٹے چھوٹے چمکدار ٹکڑوں کے ذریعہ جڑاؤ کے کام سے بنائی گئی ہے اس تصویر کا تعلق ان غاروں میں پناہ لینے والے ابتدائی عیسائیوں سے ہے۔ یہ تصویر یا مجسمہ ایک کافی معمّر انسان کے نقوش ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔

اس مجسمہ کو ایک نظر دیکھ لینے سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کہف کو یہ علم تھا کہ ان کا آقا نہایت بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوا۔ ورنہ وہ آپ کی تمثال اس قسم کی تیار نہ کرتے۔ اس تصویر کا نمبر ۹ ہے اور اس کے نیچے مندرجہ ذیل عبارت بطور تعارف کتاب مذکور میں درج کی گئی ہے:

"Masaic of the head of christ, from the Roman catacombs"

یعنی مسیح کی یہ تمثال جو کہ جڑاؤ کے کام کا نتیجہ ہے رومن کیٹاکومب سے دستیاب ہوئی ہے۔

دوسری تصویر

اسی طرح ایک تصویر جو کہ روم میں مقدس پطرس کے چرچ کی قدیم یادگاروں میں رکھی ہوئی ہے۔ کتاب مذکور میں شائع کی گئی ہے یہ تصویر مذکورہ مجسمہ سے بھی زیادہ بڑھاپے کی عمر سے تعلق رکھتی ہے ایک نہایت ضعیف اور مردِ مغموم کے نقوش اس تصویر میں پیش کئے گئے ہیں۔ محویت کے عالم میں جس کی آنکھیں بند ہیں۔ ریش بالکل سفید ہو چکی ہے۔ سر کے بال بڑھاپے کی وجہ سے جھڑ چکے ہیں۔ چہرے پر گو نقاہت کے آثار ہیں لیکن ایک مقدس سکون اور طمانیت آشکارا ہے۔ حضرت مسیح کی یہ تصویر یقینی طور پر دوسری صدی مسیحی سے تعلق رکھتی ہے اس تصویر کا نمبر ۸ ہے جس کے نیچے مندرجہ ذیل عبارت دی گئی ہے:-

"Painting on cloth in sacristy of st Peters Rome. The definitely ascertained history of this piece reaches back to 2nd century"

یعنی یہ تصویر روم کے مقدس پطرس کے گرجا میں قدیم یادگاروں میں رکھی ہوئی ہے جو کہ ایک کپڑے پر بنائی گئی ہے جس کی تاریخ یقینی طور پر دوسری صدی سے تعلق رکھتی ہے۔

تیسری تصویر

دوسری صدی مسیحی کی ایک اور تصویر جو کہ کپڑے پر بنائی گئی ہے جنیوا میں مقدس بارتھولومیو کے چرچ میں موجود ہے اس میں بھی ایک معمّر انسان کے خدوخال پیش کئے گئے ہیں۔ اس تصویر کا انسائیکلوپیڈیا کی پلیٹ میں نمبر ۱۰ ہے۔

ان تصاویر کے بعد سترھویں صدی تک کی سب کی سب تصاویر اور سکوں میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جوانی کے نقوش دکھائے گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کے مصوّرین نے موجود الوقت عیسائی عقائد کی نمائندگی کی ہے۔ لیکن ابتدائی مصوّرین نے حضرت مسیح علیہ السلام کے آخری حصہ عمر کی صحیح تصویر پیش کی ہے

ایک سوال کا جواب

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی عمر کا بڑا حصہ جب ہندوستان میں بسر کیا تو فلسطین و روم کے ابتدائی عیسائیوں کو یہ کیسے علم ہو گیا کہ ہمارا آقا کن حالات میں سے گزر رہا ہے اور عمر کے تقاضا سے اس کی شکل و صورت میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ کہ جن کے پیش نظر مصوّرین نے آپ کے بڑھاپے کی تصاویر تیار کیں؟ اس سوال کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ ساری غلط فہمی اس سے پیدا ہوتی ہے کہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہندوستان میں آکر فلسطین۔ ایشیائے کوچک اور روم کے عیسائیوں سے بالکل بے تعلق ہو گئے تھے۔ آپ نے ان کی کبھی خبر نہ لی۔ نہ پرسانِ حال ہوئے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی سے یہ امر بعید ہے کہ وہ اپنے سلسلہ کے ایک حصہ کو بالکل فراموش کر دے دراں حالیکہ ان کا وعدہ بھی ہو کہ "میں تمہیں حادثہ صلیب کے بعد یتیم نہ چھوڑوں گا" (یوحنا ۱۴ باب آیت ۱۸) یہ حقیقت ہے کہ حواریوں کی آمد و رفت ہندوستان میں جاری تھی۔ جس طرح حواری حضرت مسیح کے نقش قدم پر ہندوستان میں آئے اسی طرح یہاں سے لوگ ادھر جایا بھی کرتے تھے۔ چنانچہ تاریخ کلیسیا سے ثابت ہے کہ شام کے تاجر جن میں بعض مسیحی تھے ہندوستان کی بندرگاہوں میں تجارت کی خاطر آیا جایا کرتے تھے۔ یہی شامی تاجر توما حواری کے خطوط ہندوستان سے اڈیسہ لے جاتے تھے۔ یہانتک کہ جب توما جنوبی ہندوستان میں فوت ہوئے تو ایک عرصہ بعد تیسری صدی میں شام کے مسیحی ان کی لاش لینے کے لئے ہندوستان آئے ان کی قبر کو کھودا اور ہڈیاں سمیٹ کر شام کے ملک میں لے گئے اور اڈیسہ کے مقام پر دفن کر دیں (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ اول "مقدس توما رسول ہند" مصنفہ پادری برکت اللہ ایم۔ اے صفحہ ۱۱۵ و صفحہ ۱۴۳)

ظاہر ہے کہ ہندوستان سے فلسطین کا راستہ بند نہیں تھا بلکہ جاری تھا۔ رسل و رسائل کا انتظام موجود تھا۔ تجارتی قافلوں کی آمدورفت جاری تھی۔ سمندر کے ذریعہ بھی تجارت کھلی تھی اور پہلی صدی عیسوی میں ہر سال ۱۲۰ جہاز صرف سکندریہ سے ہندوستان چلا کرتے تھے۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۴۶ تا ۴۹ و صفحہ ۵۷ تا ۶۰)

اسی طرح نامہ و پیام کا انتظام بھی موجود تھا۔ اسی سے اندازہ لگائیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بھائی یعقوب رسول یروشلم سے اسرائیل کے بارہ قبائل کو خط لکھتے ہیں۔ یہ خط نئے عہد نامہ میں شامل ہے۔ ان قبائل میں سے زیادہ تر پار تھیا۔ افغانستان اور ہندوستان کے شمال مغربی ممالک میں آباد تھے (ملاحظہ ہو تاریخ بائیبل از پادری بلیکی صفحہ ۵۴۱)

اسی طرح یہ ذکر ہو چکا ہے کہ توما رسول نے ہندوستان سے اڈیسہ خط لکھے جو کہ شام میں واقعہ تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر کیورٹن کو جنوبی مصر کی ایک خانقاہ سے چند قدیم سامی نسخہ جات ملے ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام "رسولوں کی تعلیم" ہے اس میں لکھا ہے کہ توما نے ہندوستان سے اڈیسہ میں شامی کلیسیا کو خطوط لکھے ہیں۔ (ملاحظہ ہو توما رسول ہند صفحہ ۱۱۲) یہ سب ذرائع ایسے ہیں کہ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مختلف تصویریں ان کے حواریوں کے خطوط کے ساتھ ہندوستان سے شام و فلسطین اور روم میں بھیجی گئی ہوں۔ دوسرے ممالک کے عیسائیوں کی محبت کا تقاضا بھی یہی تھا کہ جب ان کی خط و کتابت اپنے آقا یا اس کے بعض حواریوں سے جاری تھی تو وہ حضرت مسیح کی تصویر سے بھی شناسا ہوتے۔ اگر توما کی ہڈیاں شام میں پہنچائی جا سکتی ہیں تو مسیح کی تصویروں کیلئے کونسا امر مانع ہے کہ وہ دور دراز کے ممالک میں نہ پھیل سکیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا حُلیہ

حضرت مسیح علیہ السلام کی تصاویر کی اشاعت کے ساتھ آپ کا وہ حُلیہ جو آپ کے ہمعصر سرزمین یہودیہ کے گورنر نے سرکاری طور پر لکھ کر قیصرِ روم کو بھیجا یہاں درج کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہ حُلیہ کتاب "Crucifixion an eye witness" کے شروع میں دیا گیا ہے جو کہ انڈو امریکن بک کمپنی نے ۱۹۰۹ء میں شائع کی۔ حُلیہ درج ذیل ہے:-

"اس شخص کا قد شریفانہ اور پُر عظمت ہے اس کی صورت و شکل بہت حسین اور وجیہہ ہے اس میں ایسی ہیبت اور جلالت ہے کہ جو کوئی اس کی طرف نظر کرتا ہے وہ بے ساختہ اس کی مدح سرائی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کے بال کامل پختہ شاہ بلوط کی طرح سیاہ رنگ کے ہیں یا کانوں سے لے کر نیچے کی طرف

(باقی صفحہ پر)

۱؎ توما حواری چھبیس سال تک ہندوستان میں مقیم رہے (ملاحظہ ہو کتاب توما رسول ہند)

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامی کا اعتراف غیروں کی زبانی

(مرتبہ مکرم فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

(۴)

نظم چوہدری دِتو رام صاحب کوثری

چوہدری صاحب مرحوم پیدائشی ہندو تھے مگر ساری عمر آنحضرت کی نعت نبی اور مناقب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنے میں ہی گذری۔ اور اس کا پھل انہیں یہ ملا کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق فرمائی۔ آپ نے اسلام قبول کر لینے کے بعد جماعت احمدیہ کے تبلیغی جذبہ کو دیکھکر ایک نظم لکھی تھی جو درج ذیل ہے۔

کیا احمدی جماعت ہمت دکھا رہی ہے
اسلام کی جہاں میں شوکت دکھا رہی ہے
تبلیغ دین احمدیہ کر رہی ہے ہر سُو
دنیا میں اب یہ شان ملت دکھا رہی ہے
امریکہ اور یورپ۔ افریقہ ایشیا میں
اسلام کی حقیقی عزت دکھا رہی ہے
سب کو سُنا رہی ہے پیغام مصطفیٰ کا
بندوں کو دین حق کی رحمت دکھا رہی ہے
ہر انجمن ہے اس کی مصروف کارِ دینی
خدمات دیں کی سب کو رغبت دکھا رہی ہے
لازم ہے اہلِ دیں کو دیں ساتھ اسکا ہردم
تنہا یہ اپنی کیسی طاقت دکھا رہی ہے
اسلام کی اخوت کو کر رہی ہے ظاہر
دینِ نبی کی برکت رحمت دکھا رہی ہے
تبلیغ میں ہے ہر دم مصروف کوثری یہ
اسلام کی دوبارہ قوت دکھا رہی ہے

(اخبار پیغام صلح ۳ ستمبر ۱۹۳۱ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار "منادی" دہلی

آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پر مشتمل جو سہ ماہی رسالہ "المہدی" کے نام سے لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ اس کو پڑھ کر مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی

"المہدی" . . . یہ ایک سہ ماہی رسالہ ہے اس میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ملفوظات اور ان مباحثوں کا خلاصہ ہوتا ہے جو آپ نے غیر مذاہب کے فاضلوں سے اسلام کی عظمت و برتری کے متعلق وقتاً فوقتاً کئے ہیں۔ اگر آپ کے ذاتی مخصوص عقائد سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے تو رسالہ بہت اچھا ہے۔ اور اسلامی تعلیم کی عظمت و برتری بھی آپ نے اس انداز میں ثابت کی ہے۔ کہ تمام معانی و مطالب واضح ہو جاتے ہیں آپ نے ہر پیچیدہ مسئلہ اور مشکل عقدہ سلیس اور عام فہم زبان میں سمجھایا ہے اور اس طرح سمجھایا ہے کہ بڑے سے بڑا منکر بھی سر تسلیم خم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے۔ اور اگر آپ جدید عقیدہ اور مجدد ہونے کا اعلان نہ کرتے تو آپ کی تصانیف مسلمانوں کے ہر طبقہ و خیال کے لوگوں کے لئے بڑی قدر و منزلت کا باعث ہوتیں۔ تاہم اب بھی ان کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(اخبار منادی دہلی، ۲ فروری و ۴ مارچ ۱۹۳۰ء)

مولانا عبدالماجد صاحب بی اے دریاآبادی ایڈیٹر اخبار "سچ" لکھنؤ

"مرزا صاحب تو بہر حال اپنے تئیں مسلمان اور خادم اسلام کہتے تھے اور مسیحیوں، آریوں۔ ملحدوں کے جواب میں اور تائید اسلام میں سینکڑوں ہزاروں صفحے لکھ گئے ہیں"۔

(اخبار سچ منقول از اخبار پیغام صلح ۲۲ جنوری ۱۹۲۹ء)

ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعض عقائد دعاوی سے اختلاف دوسری چیز ہے۔ لیکن اس امر کا اعتراف ہر شخص کو کرنا پڑے گا کہ ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا ہے۔ آپ کی تصانیف "سرمہ چشم آریہ" اور "چشمہ مسیحی" وغیرہ آریہ سماجیوں اور مسیحیوں کے خلاف نہایت اچھی کتابیں ہیں" الخ

(زمیندار ۱۲ ستمبر ۱۹۲۳ء)

چوہدری نذیر احمد خان صاحب مرحوم وکیل جے پوری

آپنے ۱۳ اپریل ۱۹۲۳ء کو جامع مسجد دہلی میں مجمع کثیر کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان آریوں کے ابطال میں وہ مصالحہ جمع کر دیا ہے کہ اگر اسکو اب استعمال کیا جاوے تو یہ لوگ بیخ و بن سے اکھڑ سکتے ہیں لیکن تعجب اور افسوسناک امر تو یہ ہے۔ کہ ہمارے مسلمان علماء ان کی اور ان کی جماعت کی خواہ نخواہ مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے احمدی حضرات کی مخالفت کرنا اپنا پیشہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ دشمنان اسلام کے مقابل پر ہمیشہ کمر بستہ رہتے ہیں۔ اس وقت بھی میدان ارتداد میں احمدی جماعت قادیان کے ۷۲ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اس میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بہت زور دار لفظوں میں آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ میں نہ تو خود احمدی ہوں نہ میرا کوئی رشتہ دار احمدی ہے نہ اس ملک کا رہنے والا ہوں۔ جہاں احمدیوں کی آبادی ہے۔ لیکن ان کے کام کے طریق ان کی سرگرمی اور ان کے اخلاق اور ان کی تندہی اور جفاکشی سے کام کرنے کی حالت کا اندازہ کر کے مجبور ہوں کہ میں تمام اہل اسلام سے کہوں کہ وہ ان حضرات کی مخالفت چھوڑ دیں۔ کم از کم اس وقت تک جب تک کہ یہ فتنہ فرو نہ ہو جائے۔ جہانتک میرا تجربہ ہے انہی لوگوں کے اخلاق ایسے ہیں۔ جو ان جاہل اور اکھڑ ملکانوں کو آریہ ہونے سے باز رکھ سکتے ہیں۔ اور ان کا طرز تبلیغ خاص طور پر ایسا ہے کہ آریہ ان کے مقابل پر ٹھہر نہیں سکتے"

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۲۳ء)

میرزا حسین احمد بیگ صاحب ناظم عدالت دار القضاء حیدر آباد۔ دکن

"مذہبی عقائد اور تعصب سے قطع نظر کر کے اگر احمدیہ جماعت کی تبلیغی کارگذاری اور اندرونی تنظیم و اتحاد پر غور کیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس جماعت کا کام قابل رشک ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک کسی قوم میں ایثار و یکجہتی نہ ہو وہ ترقی کے زینہ پر گامزن نہیں ہو سکتی احمدیہ جماعت کے ایک کارکن محمود احمد صاحب عرفانی کو میں نے مصر میں قومی کاموں میں مصروف پایا۔ قوم کی خاطر ترک وطن کرنا ایثار کی ایک اعلےٰ مثال ہے"۔

(منقول از مرکز احمدیت مؤلفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم ص ۵۸)

مشہور خلافتی لیڈر مولانا شوکت علی صاحب

آپنے امریکہ کی سیاحت کے دوران میں اپنے ایک خط میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ

"اسوقت ایک نو مسلم بھائی میرے پاس بیٹھے بیٹھے ہیں۔ جو یہاں بیرسٹر ہیں۔ انہوں نے مجھے کھانے پر بلایا ہے۔ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ہیں اور احمدیہ مشن میں کام کرتے ہیں۔ یہاں موجود ہیں۔ بہت اچھے شخص ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب نے بھی یہاں تبلیغی کام کیا ہے۔ وہ یہاں بہت نیک نام ہیں۔ صوفی صاحب بھی بہت محنت سے کام کرتے ہیں اور ایک ماہوار رسالہ شمس الاسلام کے نام سے نکالتے ہیں"۔ (اخبار سالار بمبئی ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)

مشہور انگریز ڈاکٹر خالد شیلڈرک نو مسلم

یہ صاحب کچھ عرصہ ہؤا ہندوستان آئے تھے۔ جن کی یہاں کے مسلمانوں نے خوب آؤ بھگت کی۔ لکھنؤ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ

"میں ملک در ملک سفر کرتا ہوں۔ میں نے دیکھا اور خوب غور کر کے دیکھا ہے کہ قادیانیوں کی جماعت اسلام کی خوب تبلیغ کرتی ہے۔ ہر مسلمان کو اس جماعت کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے یہ لوگ مجھ کو جزائر میں ملے بے حد تبلیغ کرتے ہیں۔ میں نے کسی اور کو اس طور سے (تبلیغ کرتے) نہیں دیکھا۔ الخ

(منقول از الفضل ۶ ستمبر ۱۹۳۲ء)

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

مجلسِ نفسیات و فلسفہ کے زیر اہتمام مسٹر بشیر احمد مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء کو تین بجے شام "Freedom of Conscience" (آزادی ضمیر) کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں گے

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

(فیض احمد اسلم سیکرٹری مجلس نفسیات و فلسفہ تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواست دُعا

میری بھاوجہ محترمہ اہلیہ مولوی محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی احمد آباد اسٹیٹ۔ سندھ) ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ حالت بہت نازک ہے۔ اور مکرم بھائی صاحب سخت پریشانیوں اور فکر مندیوں میں مبتلا ہیں۔ حضور اقدس اور دیگر احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے۔

(سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی)

حضرت مسیح ناصری کی زندگی کے دو دور

بقیہ صفحہ ۵

کندھوں تک ان کا رنگ خاکستری ہے۔ مگر ان میں ایک خاص چمک دمک ہے۔ اور ناصری لوگوں کی طرح یہ بھی درمیان میں سے منقسم ہیں۔ یعنی ان کے بیچ میں مانگ ہے۔ اس کی پیشانی بہت صاف اور شفاف ہے۔ چہرے پر نہ کوئی جھری ہے۔ اور نہ کوئی کسی قسم کا داغ اور دھبہ ہے۔ اس کا رنگ خفیف سا گندم مائل ہے۔ نتھنوں اور ہونٹوں میں بھی کسی معقول آدمی کو کوئی نقص معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کی ریش گھنی ہے۔ سر کے بالوں کی طرح لمبی اور درمیان میں سے منقسم نہیں۔ اس کی سنجیدہ آنکھوں میں ایک ہیبت اور خوف نظر آتا ہے۔ آنکھیں آفتاب کی شعاعوں کی طرح منور ہیں۔ اور ان کا نور ایسا تیز ہے۔ کہ اسکی وجہ سے ممکن نہیں۔ کہ کوئی شخص اس کے چہرہ کو نظر بھر کر دیکھ سکے۔ جب وہ ڈر کی بات سناتا اور بدکاریوں کی مذمت کرتا ہے۔ تو اس کے چہرے سے خوف اور جلال ٹپکتا ہے۔ اور جب پند و نصیحت کرتا ہے۔ تو گریہ کرتا ہے۔ وہ خود محبوب بنتا ہے۔ اور سنجیدگی سے مسرور رہتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کو کبھی کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔ البتہ روتے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ اس کے ہاتھ اور بازو بہت خوبصورت ہیں۔ گفتگو کرنے میں وہ جادو بیان ہے۔ لیکن بہت کم گفتگو کرتا ہے۔ اور جب کلام کرتا ہے۔ تو اس کی شکل بہت باحیا ہوتی ہے۔ اس کی شکل و شباہت کو دیکھنے سے انسان پکار اٹھتا ہے۔ کہ وہ اپنی ماں کی طرح خوبصورت ہے۔ جس کا حسن وہم و گمان میں نہیں آ سکتا۔ اس کی ماں کمال درجہ کی حسینہ عورت تھی۔ جس کی نظیر اس علاقہ میں کبھی دیکھی نہیں گئی۔ تحصیل علوم میں یہ شخص سارے شہر یروشلم کے لئے ایک تعجب اور حیرت کا مظہر ہے۔ اس نے کبھی تعلیم نہیں پائی۔ لیکن تمام علوم کو جانتا ہے۔ پاؤں میں کھڑاؤں پہنتا ہے۔ اور سر سے ننگا رہتا ہے۔ بہت لوگ اسے دیکھ کر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ لیکن جب اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔ تو اس سے خوف کھاتے اور کانپتے ہیں۔

کہتے ہیں۔ کہ اس علاقہ میں ایسا آدمی اس سے پہلے کبھی دیکھا اور سنا نہیں گیا۔ یہودی لوگ مجھ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ ان کی یہ بات سچی بھی ہے۔ کہ ایسی نصیحتیں اور ایسے اعلیٰ درجہ کے مسائل جو مسیح تعلیم کرتا ہے۔ کبھی سننے میں نہ آئے تھے۔ بہت یہودی اس کو منجانب اللہ سمجھتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور بہت سارے ایسے بھی ہیں۔ جو میرے پاس شکایت کرتے ہیں۔ کہ یہ آنحضور شہنشاہ کا مخالف ہے۔

یہ مسلم ہے۔ کہ اس نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ ہمیشہ ہر ایک کو فائدہ ہی پہنچاتا رہتا ہے۔ تمام لوگ جو اس کو جانتے ہیں۔ اور جن کو اس کے ساتھ کسی معاملہ میں سابقہ پڑا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ان کو ہمیشہ اس کے ہاتھ سے نفع اور صحت حاصل ہوتی رہی ہے۔"

ان تمام واقعات اور حقائق سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ عیسائیت کی یہ بنیاد کہ حضرت مسیح تینتیس سال کی عمر میں صلیب پر مر کر کفارہ ہو گئے۔ اور آسمان پر جا بیٹھے سراسر غلط ہے۔ قرآن مجید کا بیان ایک تاریخی صداقت کے طور پر روز بروز واضح تر ہو رہا ہے۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا۔ کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اسکی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدہ داروں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں ادائیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر مع نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداروں کی طرف سے اسکی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان گمشدگی

مورخہ ... کے پرچہ میں میرے گم شدہ بچے کا نام عیسیٰ غلط درج ہو گیا۔ اس کا نام عیسیٰ نہیں بلکہ نیامت علی ہے۔ اس کی عمر تقریباً بارہ تیرہ سال ہے۔ جس صاحب کو اس کا پتہ ہو۔ براہ کرم مجھے اس کا پتہ دیں۔

غلام حسین ولد عمردین موچی مکان ۳۳ ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔

درخواست دعا

خاکسار عرصہ ۳ ماہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ نیز ایک مقدمہ میں بھی مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار پر اپنا رحم اور فضل کرے۔

(ملک میر احمد باڈہ سندھ)

ٹیونیشیا چاہتا ہے کہ اس کا مسئلہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں حفاظتی کونسل میں پیش کریں

پیرس ۱۶ جنوری ۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے اسٹار کو بتایا ۔ کہ وہ سردست اس خبر کی تصدیق نہیں کر سکتے کہ پاکستان ٹیونیشیا کے قومی نقطۂ نظر کو حفاظتی کونسل میں پیش کرے گا ۔ انہوں نے کہا " مجھ سے اس کے متعلق گفت و شنید ضرور کی گئی ہے ۔ اور میں فطرتی طور پر ایک مسلم ملک کے جائز عزائم سے ہمدردی رکھتا ہوں ۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کروں گا ۔ اقوام متحدہ کے سکرٹریٹ میں ٹیونیشی وفد کے پیش کردہ مراسلہ کی ایک نقل میرے پاس بھی آئی ہے ۔ لیکن کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے میرے لئے اس کا بغور مطالعہ کرنا ضروری ہے "۔

ٹیونیشیا کے وزیر عدل فلاح بن یوسف اور وزیر امور مجلسی محمد بدرہ نے کل صبح سے ارکان سے بات چیت شروع کر دی ۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے علاوہ ان وزراء نے شامی ۔ لبنانی ۔ سعودی عرب اور مصری وفود کے ارکان سے بھی ملاقات کی ۔

ٹیونیشیا چاہتا ہے کہ رکن نہ ہونے کے باوجود فرانس سے اسکے تنازعہ پر اقوام متحدہ میں غور کیا جائے غیر رکن ممالک کے سلسلہ میں دو قسم کی مثالیں موجود ہیں ۔ ایک یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا کوئی رکن اپیل کی تحریک پیش کرتا ہے ۔ جیسا کہ اس وقت انڈونیشیا کے لئے کیا گیا تھا ۔ جب کہ اسکی حیثیت ولندیزی نوآبادی کی تھی ۔ دوسری مثال حیدرآباد کی ہے جہاں کی خارجہ پالیسی اگرچہ ہندوستان کے ماتحت تھی لیکن حفاظتی کونسل نے اس کی اجازت دے دی تھی کہ آئینی نکات کو متاثر کئے بغیر ریاست کی طرف سے کونسل میں شکایت پیش کی جا سکتی ہے ۔ (اسٹار)

فارس الخوری ٹیونیشیا جائیں گے

پیرس ۱۶ جنوری ۔ اقوام متحدہ کے شامی مندوب اعلیٰ فارس بے الخوری نے اس رپورٹ کی تردید کر دی ہے ۔ کہ عرب لیگ کے لئے رپورٹ مرتب کرنے کی خاطر انہیں شمالی افریقہ آنے کی دعوت دی گئی ہے لیکن فارس بے نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اقوام متحدہ کے اجلاس کے خاتمہ پر میں اپنی نجی حیثیت میں ٹیونیشیا جاؤں گا ۔ (اسٹار)

ہسپانیہ کو امریکہ کی دس کروڑ ڈالر کی امداد

لندن ۱۶ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے ۱۰۰,۰۰۰,۰۰۰ ڈالر کی جو امداد ہسپانیہ کو دی ہے اس کا بیشتر حصہ سڑکوں ریلوے اور بندرگاہوں کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا ۔ اگرچہ میجر جنرل اسپرائی کی زیر قیادت بھیجے ہوئے مشن کی رپورٹ شائع نہیں کی گئی ۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ فی الحال ہسپانیہ میں اڈوں کی تعمیر کی مراعات حاصل کرنا بے کار ہے کیونکہ اس کی ابتدائی تیاریاں بہت خرچ طلب ہیں ۔ ملک کے اندر کا کوئی اڈہ اس وقت تک کار آمد نہیں ہوگا ۔ جب تک بحری بندرگاہوں سے اچھی سڑکوں کا سلسلہ نہ قائم کیا جائے اور بحری بندرگاہیں ضروری تعمیر جدید کے بغیر بیکار ہوں گی ۔ نیز ریلوں کو از سر نو درست کئے بغیر کوئی فوجی اڈہ قائم نہیں کیا جا سکتا ۔ (اسٹار)

برطانوی فوج سویز کے علاقہ میں قانوناً مصریوں کو گرفتار نہیں کر سکتی

لندن ۱۶ جنوری ۔ برطانوی فوج نے ہفتہ کے آخر میں تل الکبیر میں گولی چلنے کے واقعات کے بعد جن نوجوان مصریوں کو حراست میں لے لیا ہے ۔ ان کی قانونی حیثیت کے متعلق یہاں سوال درپیش ہے

فوری طور پر یہاں اسکی کوئی تشریح نہیں کی جا رہی ہے ۔ لیکن زیر حراست جوانوں کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر امید کی جا رہی ہے کہ اگر ایسے واقعات کا اعادہ ہوا تو اسکی قانونی حیثیت کی وضاحت کر دی جائیگی ۔ ان قیدیوں کے ساتھ جنگی قیدیوں جیسا برتاؤ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مصر اور برطانیہ کے درمیان جنگ کی سی حالت نہیں ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قانون میں کوئی دفعہ موجود نہیں ہے جس کے تحت برطانوی مصری سرزمین کے ان علاقوں میں بھی جن پر اینگلو مصری معاہدہ کا اطلاق ہوتا ہے مصری شہریوں کو گرفتار کرنے کے مجاز ہوں ۔ (اسٹار)

ڈرہم یونیورسٹی کے نمائندے پاکستان آئیں گے

لندن (ہوائی ڈاک سے) امسال انگلستان کی ڈرہم یونیورسٹی کے نمائندے مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کی موجودہ ثقافت اور تہذیب کا قریبی مطالعہ کرنے والے ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ اگلے موسم گرما میں یہ لوگ دوسرے ممالک کے علاوہ پاکستان بھی آئیں گے راک فیلر ادارہ کی طرف سے اس یونیورسٹی کو ساڑھے نو ہزار پونڈ کی گرانٹ اس غرض سے دی گئی ہے ۔ کہ وہ ان ممالک کی موجودہ ثقافتی اور تہذیبی سرگرمیوں سے متعلق تحقیقی کام کریں ۔ اس غرض سے یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد ، اس علاقہ کے تہذیب و تمدن کے مطالعہ کی خاطر ایک ادارہ قائم کرنے کا خیال رکھتے ہیں ۔ (ب ۔ ا ۔ س)

جنگ زیادہ شدید صورت اختیار کر جائیگی

لندن ۱۷ جنوری ۔ اشتراکی دہشت پسندی کے خلاف ملایا میں جنگ کو شدید تر کیا جانے والا ہے اس کا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ انتظامی امور کو حل کئے بغیر ملایا کے مسائل پر قابو نہیں پایا جا سکتا ۔ لیکن سب سے پہلی شرط جنگ کو جیتنا ہے ۔ جنرل ٹیمپلر کے تقرر کو اسلئے خیر مقدم کیا جا رہا ہے کہ وہ حال کی فوجی ضروریات کو مستقبل کے سیاسی امکانات سے مربوط کر سکیں گے (اسٹار)

امریکہ ہندوستان کی مدد کر کے اس کی موجودہ پالیسی کو متاثر کرنا نہیں چاہتا

نیویارک ۱۶ جنوری ۔ حال میں ہندوستان کے وزیر اعظم نہرو اور امریکی سفیر چیسٹر بولز نے جس معاہدہ پر دستخط کئے ہیں (نیویارک ٹائمز) اور ہندی ۔ امریکی ۔ تکنیکی ۔ تعاونی فنڈ " قائم کیا گیا ہے ۔ اس پر اداراتی تبصرہ کرتے ہوئے " نیویارک ٹائمز " نے امداد کے ان بڑے منصوبوں کا بھی ذکر کیا ہے جو بجٹ کے بورڈ میں پیش کئے گئے ہیں ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ آئندہ پانچ سالوں کی مدت میں بیرونی امداد کی شکل میں ہندوستان کو تقریباً ۰۰۰,۰۰۰,۶۰ ڈالر کی رقم ملنے کی امید ہے ۔ اداریہ میں کہا گیا ہے ۔ کہ اس مدد کو سیاسی پروگرام بنایا جائے ۔ اور نہ سیاسی انداز میں اس پر غور کیا جائے ۔ ہندوستان کی مدد کرنے کی خواہش کی وجہ پالیسی کو متاثر کرنے کا جذبہ نہیں ہے اس سلسلہ میں امریکہ یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ ہندوستان کو امداد کے لئے اس امید میں منتخب نہیں کیا گیا ۔ کہ ایک دوست کا اضافہ کیا جائے ۔ بلکہ محض ہندوستان کی شدید ضرورت کے پیش نظر اس کی مدد کی جا رہی ہے اس نظریہ کو واضح کرنے کی ایک شکل یہ بھی ہے ۔ کہ جن دوسرے ممالک کی مدد ممکن ہے ۔ انہیں بھی امداد کی پیش کش کی جائے ۔ مثال کے طور پر پاکستان کی جسمانی ضروریات ہندوستان جیسی شدید نہیں ہیں ۔ تاہم امریکہ پاکستان کو بہت مفید مدد بہم پہنچا سکتا ہے ۔ اس کے امکانات اور ذرائع تلاش کرنے چاہئیں ۔ اور اس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے ۔ " ہم نہ دوست کی خریداری کرنا چاہتے ہیں ۔ اور نہ دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں ۔ پہلی صورت خالی ہمارے شایان شان نہیں ہے ۔ دوسری غیر ضروری ہے ۔ ہمیں صرف صحیح راستہ تلاش کر کے اس پر گامزن ہونا چاہیئے ۔ کہ حقیقی امداد کا یہی بہترین طریقہ ہے "۔ (اسٹار)

مختصرات

لندن ۱۶ جنوری :۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ لندن میں موجودہ ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے فرانس میں پاکستانی سفیر مقرر کئے جانے کے متعلق باضابطہ اعلان میں تاخیر کی ایک وجہ یہ ہے ۔ کہ اس وقت فرانس میں کوئی حکومت قائم نہیں ہے سفارتی ضابطوں کے تحت نئی حکومت کے قیام تک اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی (اسٹار)

نیویارک ۱۶ جنوری :۔ امریکی فضائیہ کو امید ہے ۔ کہ آئندہ ہفتہ افریقہ اور مشرقی وسطیٰ میں پورے سورج پر جو گرہن لگنے والا ہے ۔ اس کے دوران میں کئے جانے والے تجربوں کے نتیجہ کے طور پر اس علاقہ کے نقشوں کو ۲۰۰ فیٹ تک درست کر لیا جا سکے گا ۔ دنیا کے سطح کے موجودہ نقشہ میں کئی کئی میل کی غلطیاں موجود ہیں ۔ اب اس کی اصلاح نہایت ضروری ہے (اسٹار)

لندن ۱۶ جنوری :۔ ایشیا میں اشتراکی رجحانات کے متعلق لینن کے ایک سابق معتقد مسٹر ایم ۔ این رائے کے خیالات کو " مانچسٹر گارڈین " نے ایک اداریہ میں درج کیا گیا ہے ۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان ہندوستان اور لنکا وہ ممالک ہیں ۔ جو اشتراکیت کا شدید مقابلہ کریں گے ۔" (اسٹار)

لندن ۱۶ جنوری برطانیہ کی ریڈیو ساز صنعت نے ۱۹۵۱ میں ایک نیا برآمدی ریکارڈ قائم کیا ۔ اور سمندر پار کے گاہکوں کو ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ کی قیمت کا سامان روانہ کیا ۔ یہ اعداد ۱۹۵۰ کے اعداد سے ۴۰ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہیں ۔ ریڈیو اور بجلی کے پرزوں ہی کی برآمد ۷۰ لاکھ پاؤنڈ کی ہوئی

خود برطانیہ میں ہر مہینہ ۵۰ ہزار ٹیلی ویژن سیٹ فروخت ہو رہے ہیں ۔ اسٹار

برطانیہ ڈالری علاقوں اور یورپ سے درآمدات میں تخفیف کر دے گا

لندن ۱۶ جنوری دولت مشترکہ کے وزراء خزانہ کی ابتدائی کانفرنس میں برطانیہ کے وزیر خزانہ مسٹر آر ۔ اے بٹلر نے اس کی وضاحت کی کہ اسٹرلنگ علاقہ کے شدید بحران کے مقابلہ کے لئے برطانیہ کیا اہم اقدامات کرنے والا ہے ۔ اب آئندہ دو تین دنوں میں اسی مقصد کی خاطر دولت مشترکہ کے نمائندے اپنی اپنی تجاویز پیش کریں گے ۔ جو زیادہ تر کانفرنس کے ابتدائی مراحل میں سرکاری ماہرین کے طے کردہ حقائق پر مبنی ہوں گی ۔

اسٹرلنگ کی بحالی کے لئے برطانیہ کا ایک اقدام برآمدات میں ۰۰۰,۰۰۰,۳۵۰ پاؤنڈ سالانہ کی بچت ہے ۔ اس کا اطلاق صرف ڈالری علاقہ پر نہیں ہوگا ۔ بلکہ یورپ پر بھی ہوگا ۔ جہاں ادائیگی کی یونین سے توازن میں فرق زیادہ نمایاں ہے درآمدات میں کمی کے ساتھ ہی برآمدات پر زیادہ زور دینے کے لئے برطانیہ اپنی دھاتوں کی صنعت کو بھی بالکل نئے سرے سے منظم کر رہا ہے ۔ اور ملک کی منڈیوں میں دستیاب ہونے والی موٹر کاروں کی تعداد میں دس فی صدی کی تخفیف اس سلسلہ کا پہلا قدم ہے ۔

(اسٹار)